مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

''حدیث'' قرآن کی شرح ہے ! لوگوں کی آسانی کے لیے ''فقہ'' مرتب کی گئی ! !
جب نبی سے محبت ہوگی تو سنت پر عمل آسان ہو جائے گا
اگر جہاد پر مال اُولاد کی محبت کو ترجیح دی تو ذلت سے دوچار ہونا پڑے گا
میدانِ جنگ ...... ہنسنا مسکرانا

(درس نمبر 9 کیسٹ نمبر 70 سائیڈ B 1987 - 06 - 14)

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے ایمان کی علامت بتلائی ارشاد فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ [1] تم میں سے کوئی بھی پورا مومن نہیں ہوگا حتی کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے ماں باپ سے بھی اور اُس کی اُولاد سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤں اور سب کے سب جتنے بھی لوگ ہیں اُن سب سے زیادہ میں اُس کے نزدیک محبوب ہوں۔

اگر یہ حالت ہوگئی ہے تو ایمان کامل ہوگیا اگر یہ حالت نہیں ہے تو ایمان کامل نہیں ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۷

قرآنِ پاک میں اِرشاد فرمایا گیا﴿ قُلْ اِنْ کَانَ آبَآئُکُمْ وَاَبْنَآئُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَ ھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ ﴾[1]

آپ اِنہیں یہ بتا دیجیے اگر تمہارے ماں باپ اَبْنَاءُ بیٹے اِخْوَانْ بھائی اَزْوَاجْ بیویاں عَشِیْرَۃ گھرانہ خاندان قبیلہ، مال جو جمع کیا ہے اُس کا خیال رہتا ہے ہر وقت، تجارت جس کا اَندیشہ ہوتا ہے کہ ہم اگر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں لگ گئے تو تجارت میں نقصان ہو جائے گا، گھر ہے آرام دہ ہے گھر کا آرام چھوڑنا گرمیوں میں بھی مشکل ہے سردیوں میں بھی مشکل ہے لیکن اگر یہ چیزیں تمہیں زیادہ محبوب ہیں اللہ اور رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد سے (تو اِس عیش پرستی اور تن آسانیوں میں پڑے رہنے کی وجہ سے اللہ کی طرف سے آنے والی سزا اور ذلت والی زندگی کا اِنتظار کرو)۔

''جہاد فی سبیل اللہ'' جو ہے وہ بڑا ہی مشکل کام ہے صرف خدا کے لیے لڑے، نام و نمود بالکل نہ ہو، اپنی (ذاتی خواہشات کی) بندش پہلے بہت سخت کہ بہادری دکھانا مقصد نہیں ہے، خاندان کا نام، قبیلے کا نام، علاقے کا نام یہ مقصود نہیں ہے ! اپنی ذات کی نفی کی جائے ! اپنے جو علائق ہیں جو اِنسان سے چمٹے ہوئے ہیں لالچ ہے کسی قسم کا کہ جہاد کریں گے تو مالِ غنیمت ملے گا وہ بھی نہ ہو تمام چیزوں کی نفی ہو پھر جہاد ہو ! تو جہاد ہے ! !

جہاد کا تصور :

خدا کی راہ میں جہاد کا تصور قرآنِ پاک اور حدیث اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں یہی رہا ہے جو میں عرض کر رہا ہوں وہ نکلتے تھے لڑتے تھے واپس آیا کوئی تو ٹھیک ! نہیں آیا تو ٹھیک ! نہیں آیا تو جنت میں گیا ! دُنیا میں نہیں آخرت میں ملے گا ! اُن کے پیشِ نظر آخرت بہت زیادہ تھی خاتمہ اچھا ہو گیا خدا کی راہ میں جہاد کے لیے گیا تھا اور شہید ہو گیا تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہمارا اپنا بھی

---

[1] سُورۃ التوبۃ : ۲۴

تو کوئی پتہ نہیں کہ کتنے عرصے رہنا ہے اور حسنِ خاتمہ اُسے نصیب ہوگیا شہید ہونا نصیب ہوگیا خدا کی راہ میں اِس سے بڑی سعادت کیا ہے یہ اُن کا ذہن بن گیا تھا ! ! !

صدمہ بھی، برداشت بھی :

یہ مطلب نہیں ہے کہ اُنہیں صدمہ ہی نہیں ہوتا تھا کسی کے مرنے کا یا کسی کے شہید ہونے کا یہ بات بھی نہیں ہے صدمہ بھی ہوتا تھا مگر برداشت بھی ہوتی تھی۔ آپ اپنے دلوں کو دیکھ لیں جتنے لوگ اِسلام سے، تعلیم سے تھوڑے بہت واقف ہوگئے ہیں اُن کا حال یہی ہے کہ اُن کے عزیز کا اگر اِنتقال ہو اور اچھی حالت میں ہو تو اُنہیں ایک طرح کی تسلی رہتی ہے کہ موت تو اِس کی اچھی ہوئی ہے ! اور دُوسری طرح کا غم بھی ہوتا ہے اور وہ شدید ہوتا ہے وہ یہ کہ اب مِل ہی نہیں سکتے زندگی بھر کوئی طریقہ نہیں کہ ملاقات ہو جائے اُس سے ! یہ غم بھی اپنی جگہ درست ہے اور وہ سہارا بھی اپنی جگہ درست ہے وہ سہارا یہ ہے کہ موت اچھی ہوئی ہے اُس کی ! تو اِن حضرات کو یہ سہارا بہت زیادہ تھا اور اپنی موت کو وہ بالکل برا نہیں سمجھتے تھے، اپنی موت کے لیے جہاد میں جو بھی جاتے تھے تیار رہتے تھے ! ! !

میدانِ جنگ میں ہنسنا مسکرانا :

مشکوۃ شریف ہی ہے یہ، اِس کے آخر میں آتا ہے کہ ایسے لوگ کہ جو میدانِ جنگ میں ہوں اور ہنس بھی رہے ہوں یہ دیکھنے میں ہی نہیں آیا سوائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کہ میدانِ جنگ میں ہوتے تھے جہاں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کس سیکنڈ اِنتقال کر جائے آدمی، کس سیکنڈ کوئی تیر آکر لگ جائے اور وہ ختم ہو جائے ! وہاں باتیں کرتے تھے اور ہنسی کی بات ہوتی تھی یا مسکراہٹ کی تو مسکراتے بھی تھے ہنستے بھی تھے، اِس کا مطلب یہ ہے کہ میدانِ جنگ اُن کے لیے اگرچہ موت کا بازار ہوتا ہے مگر وہ اِسے موت کا بازار ہی نہیں سمجھتے تھے وہ اِسے جنت الخلد کا راستہ سمجھتے تھے ! ! !

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی اِیرانی جرنیل کو دھمکی :

اور آپ نے یہ تو سنا ہوگا کہ حضرت خالد ابن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک ایرانی بڑے سردار نواب کو جو جنرل تھا اُس کو جواب لکھوایا تھا کہ

''یا تو تم یہ کرو اور نہیں تو میں ایسے لوگوں کو لاؤں گا کہ جن کو موت اِتنی محبوب ہے کہ جتنی تمہیں شراب محبوب نہیں ہے'' ! ! !

جتنی شراب کی تمہیں محبت ہے اُس سے زیادہ اُنہیں موت سے محبت ہے یعنی بے معنٰی موت مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ کہ جہاد والی موت (اُن کو بہت محبوب ہے)۔

جانی نقصان بہت ہی کم ، تُرکوں کے خیالات :

تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے راستے کھولے جانی نقصان بہت کم ہوا، کہیں کہیں بہت زیادہ ہوتا رہا ہے یہ ٹھیک ہے لیکن جتنی فتوحات ہوئی ہیں اُس کے حساب سے دیکھا جائے تو وہ سب کم ہے بہت ہی کم بلکہ ترکی کا علاقہ جو اَب ہے ترکی شمار ہوتا ہے اور یہ لبنان وغیرہ کا شمال کا علاقہ مشرقی علاقہ یہ جب فتح ہو رہا تھا تو ترکی لوگوں کا خیال یہ تھا کہ مسلمان تو مرتے ہی نہیں ہیں ! کیونکہ کوئی شہید ہی نہیں ہوا علاقہ فتح ہو جاتا شہید کوئی نہیں ہوتا ! حتی کہ اُنہوں نے ایک مسلمان آدمی کو اچانک کہیں دیکھا اور اُس پر ٹوٹ پڑے حملہ کیا اُن کو شہید کر دیا ! ! پھر دیکھتے رہے کہ سچ مچ ان کا اِنتقال ہو گیا ہے سچ مچ یہ مر گئے ہیں جب اُن کی وفات دیکھ لی پھر اُنہیں انداز ہوا ہے کہ مسلمان مرتے ہیں اِن کو جنگ میں مارا جا سکتا ہے ! ! ! پھر وہ کہیں ڈٹ کر لڑے ہیں ورنہ وہ ڈٹ کر نہیں لڑتے تھے ویسے ہی ہتھیار ڈال دیتے تھے یا بھاگ جاتے تھے ! اور اگر لڑے بھی تھے کہیں تو نقصان ہی ہوا تھا اُنہیں ! تو خدا کی تائید ہے یہ ! اور جب کوئی آدمی جہاد پر جائے تو یہ نہیں ہے کہ مر ہی جائے ضرور بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جہاد پر جائے اَوّل سے آخر تک میدانِ معرکہ میں رہے اور نہیں لکھی ہے اُس کی موت تو کچھ بھی نہیں ہوگا،

ایسی مثالیں موجود ہیں حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے تو پسند تھی شہادت کی موت اور اُن کی ساری عمر کا حصہ جذبہ اور شوق بس یہی جہاد ہو گیا تھا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یرموک کے معرکے میں چوٹ لگی تھی تو وہ زخم بھرا ہی نہیں تھا وہ خلا رہا کمر میں، اُن کی چھوٹی عمر کے بیٹے ہیں یعنی اُن کی آخری عمر میں جو پیدا ہوئے، صحابی نہیں ہیں اُن کا نام عُروۃ ہے بہت بڑے عالم گزرے ہیں مدینہ منورہ کے، وہ بتلاتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو وہ نظر آتے تھے تو میں اُن میں اُنگلیاں ڈال ڈال کر کھیلتا رہتا وہ زخم وہ تھے جو یرموک میں اُن کو آئے تھے۔

تو اِس طرح سے جہاد جو ہے بڑا مشکل کام ہے قرآنِ پاک میں آگیا ہے یہ۔

''حدیث'' قرآن کی شرح ہے :

تو حدیث شریف کا یہی قاعدہ ہے کہ جتنی بھی حدیثیں ہم تک پہنچی ہیں خدا کا شکر ہے اِن سب حدیثوں کی مطابقت ہے قرآنِ پاک سے ! قرآنِ پاک میں جو آیا ہے اَحادیث میں اُس کی شرحیں جیسے ہو جاتی ہیں یہ نہیں ہے کہ قرآنِ پاک میں کچھ آیا حدیث میں اُس کے خلاف آگیا ہو، ایسے نہیں ہے ! !

یہاں سرورِ کائنات علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا کہ اگر کوئی یہ جانچنا چاہے کہ میرا ایمان کتنا ہے تو فرمایا کہ میں اُس کے نزدیک محبوب ہو جاؤں اُس کے باپ سے بھی اور اُس کی اَولاد سے بھی، باپ سے محبت تو بچے کو رہتی ہی رہتی ہے جب تک خود اُس کے بچے نہ ہوں تو ماں باپ ہی ہیں اُس کی نظر میں، سب سے زیادہ یہ محبوب ہوتے ہیں، جب شادی ہوگئی تو کسی کی اولاد ہوتی ہے کسی کی نہیں ہوتی لیکن ماں باپ تو ہیں (مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کے والدین ہوتے ہیں لیکن بچے ہر ایک کے ہونے ضروری نہیں) تو اِس لیے رسول اللہ ﷺ کے کلام میں پہلے ماں باپ کا ذکر ہے پھر بعد میں اولاد کا ذکر ہے ! اگرچہ اولاد کی محبت اتنی ہو جاتی ہے کہ جس میں ماں باپ کی (محبت) پیچھے چلی جاتی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

ماں باپ کی کم ہوگئی مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بچوں کی اولاد کی محبت اس قسم کی ہے کہ جس کی وجہ سے اِن کی طرف زیادہ ذہن رہتا ہے آدمی کا اور یوں کہا جا سکتا ہے کہ ماں باپ سے زیادہ اولاد کی (محبت) ہو جاتی ہے۔

اہم نکتہ :

اچھا کبھی کبھی ایسے ہوتا ہے کہ اولاد سے بھی زیادہ کسی اور سے ہو جاتی ہے جیسے اللہ والوں سے ہو جائے ، ایسے بھی ہوتا ہے کہ کسی ماہر فن سے ہو جائے بس اُس کے کہنے کے مطابق چلتا ہے اور سب کچھ چھوڑ بیٹھا ہے گھر بار بھی چھوڑ کر نکل گیا تو کسی فرد سے بھی ہو سکتی ہے مرد سے ہو سکتی ہے عورت سے ہو سکتی ہے تو آقائے نامدار ﷺ نے اسی کے لیے تیسرا جملہ ارشاد فرمایا کہ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یوں سمجھ لو کہ ہر آدمی سے جتنے بھی ہیں جس قسم کے بھی ہیں سب سے زیادہ میں محبوب ہوں۔

جب آپ سے محبت ہوگی تو سنت پر عمل آسان ہو جائے گا :

تو رسول اللہ ﷺ سے محبت اپنے دل میں جو آدمی پائے گا تو آپ یہ بتایئے کہ اُس کے نزدیک سنت پر عمل کرنا کتنا ضروری ہو جائے گا اور سنت سے ہٹنا کتنا اُسے برا لگے گا جب اُس کا حال خود یہ ہو گیا تو اُس میں علامتیں پائی جائیں گی کہ واقعی اسے محبت ہوگئی ہے تو پھر اُس کے نزدیک سنت محبوب تر ہو جائے گی ! وہ یہی پوچھتا پھرے گا کہ سنت کیا ہے ! رسول اللہ ﷺ نے جو اِرشاد فرمایا ہے اُس کی رُو سے سنت کیا بنتی ہے میں اُس پر چلتا ہوں اُس پر عمل کرتا ہوں ! ! !

اعمال میں درجہ بندی :

تو جو علمائے کرام گزرے ہیں جنہوں نے دین کو دیانت داری کے ساتھ محفوظ رکھا اور ہم تک پہنچایا ہے اُنہوں نے تمام چیزوں کی تقسیم کردی ہے کہ فلاں چیز سنت فلاں چیز مستحب ! !

یعنی جو چیز رسول اللہ ﷺ نے کرلی ہے وہ ''سنت'' ہے۔

اور جو آپ کے سامنے کی گئی ہے آپ نے اُسے منع نہیں فرمایا وہ ''جائز'' ہے۔

آپ کے سامنے کی گئی ہے پسند فرمایا ''مستحب'' ہے سنت بھی کہا جا سکتا ہے۔

آپ نے خود عمل کیا ہے چھوڑا نہیں ہے کبھی بھی اُس کو کہیں گے ''واجب'' ہے یہ ہمارے لیے واجب کہلائے گی۔

اور جسے آپ نے فرمایا دیا کہ یہ کرنا ضرور ہے یہ فرض ہے تمہارے اُوپر بس وہ ''فرض'' ہے۔

''فقہ'' دین کا ترتیب وار خلاصہ :

علمائے کرام نے بڑی محنت کی بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں اُصول بنائے جانچا پرکھا اور پھر تمام چیزیں مرتب ہوگئیں اور یہ سب چیزیں فقہ میں ملتی ہیں۔ اُنہوں نے یہ کیا کہ اِتنی لمبی بحثوں میں پڑنا ہر ایک کے بس کا کام نہیں ہے تو اُنہوں نے اُس میں سے نکال کر فقہ میں خلاصہ لکھ دیا کہ سنت یہ ہے کہ ایسے کرو اور سنت یہ ہے کہ ایسے کرو۔ اب اُس کی تلاش کرے اگر کہ بھئی حدیث کہاں ہے تو حدیثیں مل جائیں گی وہ حدیثیں تلاش کرنے کے لیے الگ پڑھاتے ہیں کتابیں حدیث کی اُن میں وہ حدیثیں ملتی ہیں باقی آسان اگر لِسٹ دریافت کرنی چاہے کوئی تو وہ فقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

تو علامت کیا ہے ؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''حب ِرسول'' علامت ہے یعنی اِتباعِ رسول کرے، یہ اُنہوں نے ترجمۃ الباب یعنی سرخی بنائی ہے ایک باب کی اور آیت یہ لائے ہیں ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ﴾ اگر تمہیں خدا سے محبت ہے تو میری پیروی کرو تو اس سے بڑا نجات کا اور خدا کے مقرب ہونے کا راستہ کوئی بھی نہیں ہے کہ آپ تمام عادات میں تمام چیزوں میں سنت کی پیروی کی کوشش کریں، شمائلِ ترمذی کا مطالعہ کریں اُس کو دیکھیں اُس کا ترجمہ بھی ہے رسول اللہ ﷺ کی عاداتِ طیبہ بھی اُس میں ہیں اُس کا مطالعہ بکثرت کریں اُن نقوش پر چلنا اتباعِ شریعت کرنا یہ خداوندِ قدوس کا قرب بڑھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِخلاص دے ایمان دے معرفت دے عمل کی توفیق دے قبول فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا..............